بہانے زیور لے کر رفو چکر ہوگئی۔

تشریح: اُردو کے پہلے ناول نگار مولوی نذیر احمد کی تحریری کاوشوں کا مقصد مسلمانوں کی سماجی اصلاح تھا۔ ناول مرآۃ العروس میں انھوں نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت واضح کی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ بے جا لاڈ پیار اولاد کے حق میں کس قدر مضر ثابت ہوتا ہے۔ نانی کی حد سے بڑھی ہوئی محبت کے باعث اکبری تعلیم حاصل کر سکی نہ امورِ خانہ داری میں طاق ہو سکی۔ اس کی شخصیت میں چڑچڑا پن، احساسِ برتری اور ضعیف الاعتقادی کے عناصر جمع ہو گئے تھے، جو عمر کچھ سیکھنے اور سمجھنے کی ہوتی ہے وہ اس نے کھیل کود میں گزاری تھی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شادی کے بعد سسرال میں اپنا مقام نہ بنا سکی اور اپنی بدمزاجی کے باعث ساس سسر سے لڑ جھگڑ کر الگ ہوگئی۔ خانہ داری کی سمجھ بوجھ ہوتی تو الگ گھر میں بخوبی گزارا کر لیتی لیکن وہ ایسی ناسمجھ اور بدسلیقہ تھی کہ ایک برس میں بھرا گھر اُجاڑ کر رکھ دیا۔ الگ ہوئی تو برتن، کپڑا، زیور سب کچھ موجود تھا لیکن مال اسباب اور گھریلو سامان کی مؤثر حفاظت و نگہداشت ہی ان چیزوں کی عمر بڑھاتی ہے۔ اکبری میں گھر سنبھالنے اور چلانے کی صلاحیت ہی نہ تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ کٹنی کے ہتھے چڑھ گئی۔ بزرگوں نے برسوں کی محنت سے حاصل ہونے والے روپے سے جو زیور بنا کر دیا تھا وہ کٹنی لے اُڑی اور اکبری کچھ بھی نہ کر پائی۔ داناؤں کا یہ قول بالکل سچ ہے کہ ایسی محبت دراصل اولاد سے دُشمنی ہوا کرتی ہے، جس کے جوش میں تربیت کا پہلو فراموش کر دیا جائے۔ اکبری نانی کی لاڈلی نہ ہوتی اور اسے مناسب تربیت دی جاتی تو اس سے یہ حماقتیں سرزد نہ ہوتیں اور وہ سگھڑ عورتوں کی طرح کامیاب زندگی گزارتی۔

مطابقت

مطابقت کے معنی ہیں مطابق ہونا' موافق ہونا یا برابر ہونا لیکن قواعد کی رُو سے فعل کی اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ' صفت کی اپنے موصوف کے ساتھ' اور علامت اضافت (کا' کے' کی) کی اپنے مضاف کے ساتھ نسبت کے بدلنے کو مطابقت کہتے ہیں۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ' صفت اپنے موصوف کے ساتھ اور علامت اضافت اپنے مضاف کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ مثلاً ان جملوں پر غور کیجیے :

ماں چلی گئی۔ — بیٹا چلا گیا۔

ماں اور بیٹا دونوں چلے گئے۔ — علم انسان کا درجہ بڑھا دیتا ہے۔

علم اور نیک چلنی انسان کا درجہ بڑھا دیتے ہیں۔ — لڑکی نے پانی پیا۔

لڑکے نے کہانی پڑھی۔

مزید معروضی سوالات

س: محمد عاقل نے اکبری سے کیا کہا؟

ج: محمد عاقل نے اکبری سے کہا کہ ان دِنوں ایک کٹنی شہر میں آئی ہوئی ہے۔ کئی گھروں کو لوٹ چکی ہے۔ تم کسی اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا۔

س: مکار جمن اپنے پاس کس قسم کی چیزیں رکھا کرتی تھی؟

ج: بے وقوف عورتوں کو بہلانے پھسلانے کے لیے جمن اپنے پاس تسبیح' خاکِ شفا' زمزمیاں' مدینہ منورہ کی کھجوریں' کوہِ طور کا سرمہ' غلاف کعبہ کا ٹکڑا' عقیق البحر' مونگے کے دانے' نادِ علی' پنج سورہ اور دُعائیں رکھتی تھی۔

س: اکبری نے جمن سے کیا کچھ خریدا۔

ج: اکبری نے ایک پیسے کا سرمہ اور دو آنے کے عوض نادِ علی خریدا تو کٹنی نے فیروزے کی ایک انگوٹھی تبرک کے طور پر اسے مفت دے دی۔

س: جمن نے لونگیں دیتے ہوئے اکبری سے کیا کہا؟

ج: جمن نے کہا کہ ایک لونگ اپنی چوٹی میں باندھ لو۔ دوسری میاں کی پگڑی یا تکیے میں سی دو۔ اپنے قد کے برابر کلاوہ مجھے ناپ دو تا کہ گنڈا اسنوا کر لادوں۔ یہ لونگیں حج کے سفر کے دوران میں کوہ حبشہ کے شاہ صاحب نے دی تھیں۔

س: محمد عاقل نے جمن سے مال خریدنے کے متعلق کیا خدشہ ظاہر کیا؟

ج: محمد عاقل نے کہا کہ مال ضرور دیکھنا چاہیے لیکن ایسا نہ ہو کہ چوری کا مال ہو۔ پیچھے خرابی پڑے اور ہاں جمن کوئی ٹھگنی نہ ہو۔

س: جمن نے جھوٹے موتی دکھا کر اکبری سے کیا کہا؟

ج: جمن کہنے لگی بیگم کی نتھ کے موتی ہیں۔ ہزار پانچ سو کے ہوں گے۔ جوہری نے دو سو روپے قیمت لگائی ہے۔ تم لے لو۔ میں نے بیگم کو پچاس روپے دیئے ہیں۔ تمہارے پاس نقد نہیں تو پہنچیاں بیچ کر خرید لو۔

س: اکبری کا زیور دیکھ کر جمن نے کیا مشورہ دیا؟

ج: جمن بولی کہ تم نے زیور کو مولی گاجر کی طرح ڈال رکھا ہے۔ دھگدگی میں ڈورا ڈلواؤ۔ زیور میلے ہو گئے ہیں۔ میل سونے کو کھائے جاتا ہے۔ زیور کو اجلواؤ۔

س: زیور لٹنے کی خبر سن کر محمد عاقل نے کیا ردِ عمل ظاہر کیا؟

ج: محمد عاقل نے خبر سُن کر سر پیٹ لیا اور بیوی سے کہنے لگا اری! تو گھر کو خاک سیاہ کر کے چھوڑے گی۔ میں تو تجھ کو پہلے سے جانتا ہوں۔

س: جمن نے اکبری کے علاوہ کن عورتوں کا زیور اُڑایا تھا؟

ج: اکبری کے علاوہ جمن نے کنجنی کی گلی میں احمد بخش کی بی بی کا اور روئی کے کٹڑے میں میاں مسیتا کی بیٹی کا زیور بھی بہانے سے اُڑایا تھا۔

س: اکبری کے جہیز کے کپڑوں کا کیا حال ہوا؟

ج: برسات گزر گئی مگر اکبری نے کپڑوں کو دھوپ نہیں دی۔ سردی آئی تو صندوق کھولا۔ اس وقت تک کپڑوں کو دیمک چاٹ گئی تھی اور چوہوں نے کاٹ کاٹ کر سوراخ بنا دیے تھے۔